دعوت اسلامی کے
شب و روز

مدینۂ منورہ کے فضائل و برکات پر مختصر رسالہ بنام

کیا بتاؤں کہ کیا مدینہ ہے

پیشکش:
المدینۃ العلمیۃ (دعوت اسلامی)
Islamic Research Center
شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب و روز

کتاب پڑھنے کی دعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دعا پڑھ لیجئے

ان شاءاللہ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَکَ وَانْشُرْ
عَلَیْنَا رَحْمَتَکَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

(المستطرف، ج1، ص40 دارالفکر بیروت)

(اول آخر ایک بار درود شریف پڑھ لیجئے)

نام رسالہ	:	کیا بتاؤں کہ کیا مدینہ ہے
تصنیف	:	مولانا عمران رضا عطاری مدنی
صفحات	:	35
اشاعتِ اول	:	شعبان المعظم 1447ھ، جنوری 2026ء
پیش کش	:	شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب و روز، المدینۃ العلمیۃ (اسلامک ریسرچ سینٹر، دعوتِ اسلامی)

news.dawateislami.net

دعوت اسلامی کے شب و روز

For More Updates

news.dawateislami.net

مدینہ منورہ کے فضائل وبرکات پر مختصر رسالہ بنام

کیابتاؤں کہ کیامدینہ ہے

از

مولانا عمران رضا عطاری مدنی

مرکزی جامعۃ المدینہ فیضان عطار ناگپور

پیشکش

المدينة العلمية

Islamic Research Center

شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب وروز

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
01	درودِ شفاعت	04
02	میرے پیارے مدینے کی کیا بات ہے	04
03	مدینۂ منورہ کی خصوصیات	05
04	مدینے کے فضائل پر احادیثِ مبارکہ	07
05	مدینے کے لئے دعائے مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم	08
06	برکت کی دعا	09
07	موسم کا پہلا پھل	09
08	اہلِ مدینہ کو تکلیف دینے کا انجام	10
09	اہل مدینہ پر ظلم کی وعید	11
10	خاک مدینہ کی برکات	12
11	مدینہ منورہ کے پھلوں میں شفا	12
12	مدینے میں مرنے کے فضائل	13
13	فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی خواہش	14
14	مدینہ منورہ سے محبت کی دعا	15
15	آقا صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی مدینے سے محبت	16

نمبر شمار		صفحہ نمبر
16	مدینہ کو حرم بنایا گیا	16
17	مدینہ کی شدت پر صبر	17
18	دجال مدینہ میں داخل نہیں ہو گا	17
19	مکہ افضل یا مدینہ	18
20	مدینہ منورہ کے افضل ہونے پر پانچ دلائل	20
21	قبر اقدس کی زیارت	22
22	فرامینِ مصطفٰی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم	23
23	جنت البقیع	24
24	جنت البقیع کی برکات	24
25	مدینہ منورہ میں قیام کے آداب	26
26	ناگواری کا اظہار	29
27	زیادہ کھانا خشوع میں رکاوٹ کا سبب	30
28	سفر مدینہ کے آداب	31
29	واہ! کیا بات ہے مدینے کی	34

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

درودِ شفاعت

حضرت سَیِّدُنا رُوَیفَع بن ثابِت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مصطفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت، تاجدارِ ختمِ نبوت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس شخص نے یہ دُرودِ شریف پڑھا: ”اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَة“ تو اس کیلئے میری شفاعت واجب ہو گئی۔“(1)

میرے پیارے مدینے کی کیا بات ہے

ذکرِ مدینہ عاشقانِ رسول کے لیے باعثِ تسکینِ قلب ہے، عُشّاقِ مدینہ اِس کی فُرقت میں تڑپتے اور زیارت کے بے حد مشتاق رہتے ہیں اور جنھوں نے مدینہ دیکھ لیا، وہ دوبارہ دیکھنے کے لیے مزید تڑپتے اور بلکتے ہیں۔ یہ واحد شہر ہے جس کے بارے میں اِتنے قصیدے لکھے گئے جتنے کسی اور شہر کے لیے نہیں لکھے گئے۔ جتنے اِس کے ہجر و فِراق اور اِس کے دیدار کی تمنا میں کلام پڑھے گئے یا پڑھے جاتے ہیں اِتنے دنیا کے کسی اور شہر یا خطے کے لیے نہیں پڑھے جاتے۔ یہ مقام و مرتبہ صرف اور صرف شہر مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو حاصل ہے۔ یہ شہر رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا دارُ السلطنت اور عشاق کے دِلوں کی دھڑکن ہے۔

---

(1) ... معجم کبیر، رویفع بن ثابت الانصاری، 5/26، حدیث: 4480

مدینۂ منورہ کی خصوصیات

☆روئے زمین کا کوئی ایسا شہر نہیں جس کے اَسمائے گِرامی یعنی مبارَک نام اتنی کثرت کو پہنچے ہوں جتنے مدینۂ منورہ کے نام ہیں، بعض عُلمانے 100 تک نام تحریر کیے ہیں ☆مدینہ منورہ ایسا شہر ہے جس کی محبت اور ہِجر و فُرقت میں دنیا کے اندر سب سے زیادہ زبانوں اور سب سے زیادہ تعداد میں قصیدے لکھے گئے، لکھے جارہے ہیں اور لکھے جاتے رہیں گے ☆اللہ پاک کے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس کی طرف ہجرت کی اور یہیں قیام پذیر رہے ☆اللہ پاک نے اِس کا نام طابہ رکھا ☆سرکارِ عالی وقار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب سفر سے واپَس تشریف لاتے مدینہ منورہ کے قریب پہنچ کر زیادتیِ شوق سے اپنی سُواری تیز کردیتے ☆مدینہ منورہ میں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا قلبِ مبارک سُکون پاتا ☆یہاں کا گردوغبار اپنے چہرۂ انور سے صاف نہ فرماتے اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی اس سے مَنْع فرماتے اور ارشاد فرماتے کہ **خاکِ مدینہ میں شفا** ہے۔ حضرتِ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم غزوۂ تبوک سے واپس تشریف لارہے تھے تو تبوک میں شامل ہونے سے رہ جانے والے کچھ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم ملے انہوں نے گرد اُڑائی، ایک شخص نے اپنی ناک ڈھانپ لی، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کی ناک سے کپڑا ہٹایا اور ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! "مدینے کی خاک میں ہر بیماری سے شفا ہے۔" ☆جب کوئی مسلمان زیارت کی نیّت سے مدینہ منورہ آتا ہے تو فرِشتے رَحمت کے تحفوں سے اُس کا استِقبال کرتے ہیں ☆سرکارِ

مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مدینہ منورہ میں مرنے کی ترغیب ارشاد فرمائی ☆یہاں مرنے والے کی **سرکار مدینہ منورہ** صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم شَفاعت فرمائیں گے ☆جو وُضو کرکے آئے اور مسجد نبوی میں نَماز ادا کرے اسے **حج** کا ثواب ملتا ہے ☆ حجرۂ مبارَکہ اور منبرِ منوّر کے درمیان کی جگہ جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ (جنّت کی کیاری) ہے ☆مسجد نبوی میں ایک نماز پڑھنا پچاس ہزار (50,000) نمازوں کے برابر ہے ☆ **مدینہ** کی سرزمین پر مزارِ مصطفٰے ہے جہاں صبح وشام ستر ستر ہزار(70,000)فرشتے حاضر ہوتے ہیں ☆ یہاں کی زمین کا وہ مبارَک حصّہ جس پر **رسولِ انور**، مدینے کے تاجور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا جسم منور تشریف فرماہے وہ ہر مقام حتّٰی کہ خانۂ کعبہ، بیت المعمور، عرش و کرسی اور جنّت سے بھی افضل ہے ☆ دجّال مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہوسکے گا☆ اہلِ مدینہ سے بُرائی کا ارادہ کرنے والا عذاب میں گرفتار ہو گا☆ یہاں کا قبرستان جنت البقیع دنیا کے تمام قبرستانوں سے افضل ہے، یہاں تقریباً 10 ہزار صحابۂ کرام اہل بیت پاک علیہم الرضوان اور بے شمار تابعین کرام و اولیائے عظام رحمہم اللہ السلام اور دیگر خوش نصیب مسلمان مدفون ہیں ☆ دنیا کے قبرستان سے خوف ووحشت محسوس ہوتی ہے مگر عشاق یہاں جانے کے لیے تڑپتے اور اس مبارک و مسعود قبرستان میں دفن ہونے کی دعا کرتے ہیں اور کیوں نہ ہو کہ یہ قبرستان نبی اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قدموں میں جو واقع ہے۔

رہیں اُن کے جلوے بسیں اُن کے جلوے
مِرا دل بنے یادگارِ مدینہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدینے کے فضائل پر احادیثِ مبارکہ

(1) اِنَّ الْمَدِيْنَةَ مُشَبَّكَةٌ بِالْمَلَائِكَةِ، عَلٰى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَكٌ يَحْرُسُهَا، لَا يَدْخُلُهَا، يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ، الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ ترجمہ: بیشک مدینے کو فرشتوں نے گھیر رکھا ہے، اس کے ہر راستے پر ایک فرشتہ مقرر ہے، جو اس کی حفاظت کرتا ہے۔ مدینہ میں طاعون اور دجال داخل نہ ہو گا۔[1]

(2) اَلْمَدِيْنَةُ أَفْضَلُ مِنْ مَكَّةَ. ترجمہ: مدینہ منورہ مکہ سے افضل ہے۔[2]

(3) إِنَّ الْإِيْمَانَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ، كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا. ترجمہ: بیشک ایمان مدینے کی طرف ایسے سمٹ جائے گا جیسا کہ سانپ اپنے بل کی طرف سمٹ جاتا ہے۔

(4) أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرٰى، يَقُوْلُوْنَ يَثْرِبُ، وَهِيَ الْمَدِيْنَةُ، تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ. ترجمہ: مجھے اس قریہ (بستی) کی طرف سفر کا حکم دیا گیا ہے جو دیگر قریوں کو کھا جائے گا (یعنی: اس پر غالب آجائے گا) لوگ (اسے) یثرب کہتے ہیں، حالاں کہ وہ مدینہ ہے، مدینہ لوگوں کو ایسے پاک و صاف کر دے گا جیسا کہ بھٹی لوہے کے زنگ کو دُور کر دیتی ہے۔[3]

(5) مَنْ أَخَافَ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ. ترجمہ: جو اہلِ مدینہ کو ڈرائے گا، اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔[4]

---

1 ... مسند احمد، ج:3، ص:151، رقم الحدیث:1593، مسند ابی اسحاق سعد بن ابی وقاص
2 ... معجم ابن المقرئ، ج:1، ص:42، رقم الحدیث:41
3 ... شرح مشکل الآثار، ج:5، ص:81، رقم الحدیث:1826، باب بیان مشکل ما روی عن رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم الخ...
4 ... مسند الحارث ج:1، ص:467، رقم الحدیث:394، کتاب الحج، باب فی فضل المدینۃ

علامہ حسن رضا خان رحمۃ اللہ علیہ (م:۱۳۲۶ھ) فرماتے ہیں:

عجب رنگ پر ہے بہارِ مدینہ　　کہ سب جنتیں ہیں نثارِ مدینہ
مری خاک یارب نہ برباد جائے　　پسِ مرگ کردے غبارِ مدینہ
مَلائک لگاتے ہیں آنکھوں میں اپنی　　شب و روز خاکِ مزارِ مدینہ

مدینے کے لئے دعائے مصطفٰی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

جس جگہ سے انسان کا تعلق ہوتا ہے فطری طور پر اس سے قلبی لگاؤ اور محبت بھی ہوتی ہے اور وہ دعا بھی کرتا ہے کہ اس کا شہر یا علاقہ بیماریوں و پریشانوں سے محفوظ رہے، امن وسکون کا گہوارہ بنے، جیسے آپ نے دیکھا ہوگا جب شہر میں کوئی خاص بیماری آجائے مثلاً:Dengue Fever تو وہاں کے لوگ پریشان ہوجاتے ہیں اور بکثرت دعائیں کرتے ہیں کہ یہ بلا، مصیبت جلد ہمارے شہر سے ختم ہو جائے، یہ تو ایک عام شہر کی بات ہے مگر جب ذکر ہو مرکزِ عشق و محبت کا، رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارک شہر کا تو بھلا، آپ کیوں نہ چاہیں گے کہ اس میں برکت ہو، چنانچہ احادیث کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا کہ مختلف مواقع پر نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مدینہ منورہ کے لیے دعا فرمائی ہے، چنانچہ مسلم شریف میں ہے: إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لِأَهْلِهَا، وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ، وَإِنِّي دَعَوْتُ فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا بِمِثْلَيْ مَا دَعَا بِهِ إِبْرَاهِيمُ لِأَهْلِ مَكَّةَ. ترجمہ: بیشک ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم بنایا اور مکہ والوں کے لیے دعا فرمائی، میں مدینہ کو حرم بناتا ہوں، جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم بنایا، میں مدینہ کے صاع

اور مد کے لیے دعا کرتا ہوں، جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ والوں کے لیے دعا کی۔[1]

برکت کی دعا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ. ترجمہ: اے اللہ جتنی تو نے مکہ مکرمہ کو برکت عطا فرمائی ہے، اس سے دُگنی برکت مدینہ منورہ کو عطا فرما۔[2] انہیں سے روایت ہے ارشاد فرمایا: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مِكْيَالِهِمْ، وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ، وَبَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ. ترجمہ: اے اللہ مدینہ والوں کے لیے ان کے وزن کرنے کے آلہ میں برکت عطا فرما۔ اُن کے صاع میں برکت عطا فرما۔ اُن کے مُد میں برکت عطا فرما۔[3]

موسم کا پہلا پھل

جنّتی صحابی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: جب لوگ موسم کا پہلا پھل دیکھتے تو اس کو نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں لاتے، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اسے لیتے اور دعا فرماتے: اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا، اللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَبْدُكَ وَخَلِيلُكَ وَنَبِيُّكَ وَإِنِّي عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَإِنَّهُ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَأَنَا أَدْعُوكَ لِلْمَدِينَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَمِثْلِهِ مَعَهُ.

---

1 ... صحیح مسلم، ج:2، ص:991، رقم الحدیث:1360، کتاب الحج، باب فضل المدینۃ

2 ... صحیح بخاری، ج:3، ص:23، رقم الحدیث:1885، فضائل المدینۃ، باب: المدینۃ تنفی الخبث

3 ... صحیح مسلم، ج:2، ص:994، رقم الحدیث:1368، کتاب الحج، باب فضل المدینۃ

ترجمہ: اے اللہ پاک ہمارے پھلوں میں برکت عطا فرما۔ ہمارے شہر (مدینہ) میں برکت عطا فرما۔ ہمارے صاع میں برکت عطا فرما۔ ہمارے مُد میں برکت عطا فرما۔ اے اللہ حضرت ابراہیم تیرے بندے، خلیل اور نبی ہیں۔ بیشک میں بھی تیرا بندہ اور نبی ہوں۔ انہوں نے تجھ سے مکہ کے لیے دعا کی، میں مکہ کی دعا کی مثل تجھ سے مدینہ کے لیے دعا کرتا ہوں، اور اسی کی مثل زیادہ۔ راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کسی چھوٹے بچے کو بلاتے اور وہ پھل عطا فرما دیتے تھے۔ (1)

اہلِ مدینہ کو تکلیف دینے کا انجام

ہمارے پیارے دینِ اسلام میں یہ تعلیم دی گئی کہ آپ کے وجود سے (ہاتھ، زبان، یا کسی طرح بھی) کسی دوسرے کو تکلیف نہ پہنچے۔ جیسا کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ آذٰی مُسْلِمًا فَقَدْ آذَانِی، وَمَنْ آذَانِی فَقَدْ آذَی اللہَ جس نے کسی مسلمان کو تکلیف دی، اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی اس نے اللہ کو تکلیف دی۔ (2)

پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! ذرا غور کریں کہ کسی مسلمان کو تکلیف دینا کتنا سخت ہے، ایسوں کے لیے دنیا اور آخرت میں بربادی ہی بربادی ہے، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ زبان ہو یا جسم کا کوئی بھی عضو، اس سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے۔ موذی (تکلیف دینے والا) شخص دنیا میں بھی پسند نہیں کیا جاتا اور لوگ ایسے شخص سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں، ایسے کو دوست نہیں بناتے، رشتے دار ایسے افراد کو گھر نہیں بلاتے، لہٰذا اگر ہم اپنے دین کی پیاری تعلیمات

1 ... صحیح ابن حبان، ج:7، ص:413، رقم الحدیث:6697، القسم الخامس ھو الافعال، النوع الثانی عشر

2 ... معجم اوسط، ج:4، ص:60، رقم الحدیث:3607، باب السین، من اسمہ سعید

www.dawateislami.net

پر عمل پیرا ہو جائیں تو دنیا و آخرت میں کامیاب ہوں گے۔ یہ تو کسی عام مسلمان کو تکلیف دینے کے حوالے سے گفتگو تھی کہ مسلمان کو تکلیف دینا جائز نہیں مگر جب ہم بات کریں مدینہ منورہ کے رہنے والوں کی تو ایسے لوگ عام نہیں بلکہ خاص ہیں اور ان کو تکلیف دینے، ڈرانے دھمکانے کی احادیث مبارکہ میں سخت وعیدیں بیان کی گئی ہیں پڑھیں اور ڈریں!

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسولِ انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: لَايَكِيدُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَحَدٌ، إِلَّا انْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ. جو شخص اہلِ مدینہ کے ساتھ فریب کرے گا وہ ایسے گھل جائے گا جیسے نمک پانی میں گھلتا ہے۔[1]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ أَخَافَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَخَافَهُ اللهُ وَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا. ترجمہ: جو اہلِ مدینہ کو ڈرائے گا، اللہ اسے خوف میں ڈالے گا اور اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت اور اللہ تعالیٰ نہ اس کا فرض قبول فرمائے گا نہ نفل۔[2]

اہلِ مدینہ پر ظلم کی وعید

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضورِ اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دعا کی: مَنْ ظَلَمَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ وَأَخَافَهُمْ فَأَخِفْهُ، وَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ. ترجمہ: یا اللہ جل جلالہ! جو اہلِ مدینہ پر ظلم کرے اور

1 … صحیح بخاری، ج:3، ص:21، رقم الحدیث:1877، فضائل المدینۃ، باب اثم من کان اھل المدینۃ

2 … مسند احمد بن حنبل، ج:27، ص:94، رقم الحدیث:16559، مسند المدنیین، حدیث:الائب بن خلاد

www.dawateislami.net

انہیں ڈرائے، تو اُسے خوف میں مبتلا کر اور اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت ہو اور اس کا نہ فرض قبول کیا جائے نہ نفل۔ [1]

خاک مدینہ کی برکات

اللہ پاک نے مدینہ منورہ کی مٹی اور پھلوں میں شفا رکھی ہے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے: رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم غزوۂ تبوک سے لوٹ رہے تھے کچھ مسلمانوں کے چہرے پر غبار لگی تو بعض صحابہ کرام نے اپنی ناک ڈھانپ لی، رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے چہرے سے کپڑا ہٹا کر ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! مدینہ کے غبار میں ہر مرض سے شفا ہے۔ [2]

مریضو! اُٹھا کر کے خاکِ مدینہ کو لے جاؤ! اِس میں یقیناً شِفا ہے
مدینے کی مِٹّی ذرا سی اُٹھا کر پیو گھول کر ہر مَرَض کی دَوا ہے

مدینہ منورہ کے پھلوں میں شفا

نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دعا کی برکت سے مدینہ منورہ کے پھلوں میں بھی شفا ہے۔ چنانچہ اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: لَا يَصْطَبِحُ رَجُلٌ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا فَيَضُرَّهُ يَوْمَهُ شَيْءٌ حَتَّى اللَّيْلِ. ترجمہ: جو شخص صبح سات عدد مدینہ کی عجوہ کھجور کھائے تو اس دن اس کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔ صحابہ کرام

---

1 ... الاحادیث المختارۃ، ج:8، ص:330، رقم الحدیث:401، مسند عبادۃ بن الصامت

2 ... خلاصۃ الوفا، ج:1، ص:169

رضوان اللہ علیہم اجمعین فرماتے ہیں: اس فرمان سے ہم سمجھ گئے کہ مراد مدینہ منورہ کی عجوہ کھجور ہے، نہ کہ کسی اور جنس کی۔ (1)

مدینے میں مرنے کے فضائل

دنیا کا کوئی ایسا شہر نہیں جہاں مرنے کی فضیلت بیان کی گئی ہو، جہاں مرنے کا جی چاہتا ہو، مگر مدینہ وہ شہر ہے جہاں مرنے کے لیے عشاق تڑپتے ہیں، دنیا کے قبرستان میں جانا ہو دل گھبراتا ہے، مگر جب جنت البقیع کی بات کریں تو اس مبارک قبرستان کو دیکھ کر مرنے کا جی چاہتا ہوں۔ حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

موت لے کہ آجاتی زندگی مدینے میں　　موت سے گلے مل کر زندگی سے مل جاتا

مدینہ منورہ میں مرنے کی ترغیب دلاتے ہوئے نبی اکرم نورِ مجسم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِينَةِ فَلْيَمُتْ؛ فَإِنِّي أَشْفَعُ لِمَنْ يَمُوتُ بِهَا. ترجمہ: تم میں سے جس سے ہو سکے وہ مدینے میں مرے، کہ میں مدینہ منورہ مرنے والے کی شفاعت کروں گا۔ (2)

مذکورہ حدیث پاک کے تحت شارحِ مشکوۃ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ظاہر یہ ہے کہ یہ بشارت اور ہدایت سارے مسلمانوں کو ہے نہ کہ صرف مہاجرین کو یعنی جس مسلمان کی نیت مدینہ پاک میں مرنے کی ہو وہ کوشش بھی وہاں ہی مرنے کی کرے کہ خدا نصیب کرے تو وہاں ہی قیام کرے، خصوصًا بڑھاپے میں اور بلا ضرورت

1 ... شرح مشکل الآثار، ج:14، ص:362، باب بیان مشکل ماروی عن رسول اللہ فی ھذہ الآثار فی العجوۃ

2 ... مسند البزار، ج:12، ص:186، رقم الحدیث:5842، مسند ابن عباس

www.dawateislami.net

مدینہ پاک سے باہر نہ جائے کہ موت و دفن وہاں کا ہی نصیب ہو۔ میں نے بعض لوگوں کو دیکھا کہ تیس چالیس سال سے مدینہ منورہ میں ہیں، حدودِ مدینہ بلکہ شہرِ مدینہ سے بھی باہر نہیں جاتے، اسی خطرہ سے کہ موت باہر نہ آجائے، حضرت امام مالک کا بھی یہ ہی دستور رہا۔ مزید فرمایا: یہاں شفاعت سے مراد خصوصی شفاعت ہے، گناہ گاروں کے سارے گناہ بخشوانے کی شفاعت اور نیک کاروں کے بہت درجے بلند کرنے کی شفاعت، ورنہ حضور انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنی ساری ہی امت کی شفاعت فرمائیں گے۔ خیال رہے کہ مدینہ پاک میں رہنا بھی افضل، وہاں مرنا بھی اعلیٰ اور وہاں دفن ہونا بھی بہتر ہے۔ بعض صحابہ بعدِ موت مدینہ میں لاکر دفن کیے گئے۔ اس سے اشارۃً معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص مدینہ پاک میں مرنے و دفن ہونے کی کوشش کرے وہاں ان شاءاللہ ایمان پر مرے گا کیوں کہ اس کے لیے شفاعتِ خاص کا وعدہ ہے اور شفاعت صرف مؤمن کی ہو سکتی ہے۔(1)

امامِ اہلِ سنت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

طیبہ میں مر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند　　سیدھی سڑک یہ شہرِ شفاعت نگر کی ہے

فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی خواہش

حضرت سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی خواہش تھی کہ آپ کو مدینے میں شہادت کی موت حاصل ہو چنانچہ آپ دعا فرماتے تھے: اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِی شَھَادَۃً فِی سَبِیلِکَ، وَاجْعَلْ مَوْتِی فِی بَلَدِ رَسُولِکَ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم. ترجمہ اے اللہ! مجھے اپنی راہ میں شہادت عطا فرما، اور

1 ... مرآۃ المناجیح، ج:4، ص:240، حدیث نمبر:2750، حرم مدینہ

www.dawateislami.net

اپنے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے شہر میں موت نصیب فرما۔[1] علامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی رحمۃ اللہ علیہ (م:۱۱۲۲ھ) فرماتے ہیں: اللہ پاک نے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی دعا قبول فرمائی اور مدینہ منورہ میں آپ کو شہادت کی موت نصیب ہوئی۔[2] اللہ اکبر کبیراً کیا شان ہے عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی، کہ صبح فجر کی نماز پڑھنے کی حالت میں آپ کو قتل کرنے کے لیے حملہ کیا گیا اور چند دن بعد وصال ہوا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے قرب میں تدفین ہوئی، یہ زمین کا وہ مبارک و اشرف حصہ ہے جہاں حضور اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور شیخین کریمین تشریف فرماہیں۔

مدینہ منورہ سے محبت کی دعا

نبی اکرم نورِ مجسم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ. ترجمہ: اے اللہ جیسا تو نے مکہ مکرمہ ہمیں محبوب بنایا مدینہ کو بھی ایسا ہی یا اس سے بھی زیادہ محبوب بنا دے۔[3] حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضور انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی یہ تمام دعائیں قبول ہوئیں۔ چنانچہ آج بھی ہر مسلمان کو بمقابلہ مکہ مکرمہ کے مدینہ منورہ زیادہ پیارا ہے، اور مدینہ پاک کی آب و ہوا بہت ہی صحت بخش ہے، حتی کہ وہاں کی خاکِ شفا کہلاتی ہے، وہاں کی روزی میں بڑی برکت ہے۔[4]

1 ... صحیح بخاری، ج:3، ص:23، رقم الحدیث:1890، فضائل المدینۃ

2 ... شرح الزرقانی، ج:2، ص:173

3 ... مؤطا امام مالک، ج:2، ص:60، رقم الحدیث:891، کتاب الجامع، باب ماجاء فی وباء المدینۃ

4 ... مرآۃ المناجیح، ج:4، ص:232، حدیث نمبر:2734، حرم مدینہ

www.dawateislami.net

آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مدینے سے محبت

نبی اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو مدینہ منورہ سے حد درجہ محبت تھی، حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب کسی سفر سے واپس ہوتے اور مدینہ منورہ کی سرحد کی دیواروں کو دیکھتے تو اگر گھوڑے پر ہوتے، تو مدینہ منورہ کی محبت میں گھوڑے کی رفتار تیز کر دیا کرتے تھے۔(1)

مدینہ کو حرم بنایا گیا

جس طرح اللہ پاک نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا ہے اس میں شکار کرنا، وہاں کے درخت کاٹنا جائز نہیں، اسی طرح مدینہ منورہ کو بھی حرم بنا کر عظمت و شان عطا فرمائی کہ وہاں کے درخت کاٹنا، خونریزی کرنا، شکار کرنا بطورِ ادب سب منع فرمایا گیا، چناں حضرت سیدنا عاصم رحمۃ اللہ علیہ نے صحابیِ نبی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا: رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مدینہ منورہ کو حرم بنایا ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں یہ (مدینہ) حرم ہے، یہاں کا کانٹا نہ اکھاڑا جائے، جو ایسا کرے اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔(2)

ایک مرتبہ اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دعا فرمائی: اَللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ حَرَّمَ مَكَّةَ، اللّٰهُمَّ وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ بِمِثْلِ مَا حَرَّمَ بِهَا إِبْرَاهِيمُ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مَكَّةَ. ترجمہ: اے اللہ ابراہیم (علیہ السلام) تیرے بندے اور رسول ہیں، انھوں نے مکہ کو حرم بنایا۔ اے اللہ! مدینہ کے گوشوں کے درمیان جو حصہ ہے اس کو میں

---

1 ... صحیح بخاری، ج:3، ص:23، رقم الحدیث:1886، فضائل المدینۃ

2 ... صحیح مسلم، ج:2، ص:994، رقم الحدیث:1366، کتاب الحج، باب فضل المدینۃ

اسی طرح حرم بناتا ہوں جس طرح ابراہیم (علیہ السلام) نے مکہ کو حرم بنایا۔[1]

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ حدیث پاک کی شرح میں بڑی پیاری بات ارشاد فرماتے ہیں: یعنی اس زمینِ مدینہ کو تا قیامت محترم و معظم قرار دیتا ہوں، حضرت خلیل (علیہ السلام) اور حبیب (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے حرم بنانے میں بہت فرق ہے جن میں سے ایک یہ ہے کہ جنابِ خلیل (علیہ السلام) نے اس زمین مکہ کو حرم بنایا جو بعض وجوہ سے پہلے بھی حرم تھی اور لوگوں سے جو عظمت اس کی گم ہو گئی تھی وہ ظاہر فرمائی مگر حضور انور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے اس زمین مدینہ کو حرم بنایا جو پہلے سے معظم نہ تھی بلکہ لوگ اس سے گھبراتے تھے کہ یہ جگہ وباؤں کی تھی حتی کہ اس کا نام بھی یثرب تھا یعنی بلاؤں کا گھر۔[2]

مدینہ کی شدت پر صبر

نبی اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے احادیث مبارک میں مدینہ منورہ میں مشقت و پریشانی اور بھوک پر صبر کرنے والوں کے لیے اپنی شفاعت کی خوش خبری سنائی ہے چنانچہ حدیث پاک میں ہے: مَنْ صَبَرَ عَلٰی شِدَّتِہَا وَلَأْوَائِہَا كُنْتُ لَہُ شَہِیْدًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ. ترجمہ: جس نے مدینہ منورہ کی شدت اور مصیبت پر صبر کیا، میں قیامت کے دن اس کا گواہ ہوں گا۔[3]

دجال مدینہ میں داخل نہیں ہو گا

دنیا کے کسی بادشاہ کا دربار ہو تو خادمین کا ایک ہجوم ہوتا ہے، دربارِ شاہی میں بغیر

1 ... مصنف عبد الرزاق، ج:9، ص:261، رقم الحدیث:17149، کتاب الاشربۃ، باب حرمۃ المدینۃ

2 ... مرآۃ المناجیح، ج:4، ص:230، حدیث نمبر:2732

3 ... مستخرج أبي عوانۃ، ج:2، ص:438

www.dawateislami.net

اجازت کوئی داخل نہیں ہوسکتا، مگر نبی اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دربارِ شاہی مدینۃ الرسول پر اللہ پاک نے حفاظت کے لیے فرشتوں کو پہرا دینے کی ذمہ داری عطا فرمائی ہے، مزید شہرِ مدینہ منورہ کو یہ بھی شرف حاصل ہے کہ یہاں قربِ قیامت جب دجال پوری دنیا والوں کو اپنے مکر و فریب میں مبتلا کرنے کوشش میں لگا ہوگا، مدینہ منورہ میں داخل ہونے کی کوشش کرے گا، مگر فرشتے اس کو بھگا دیں گے اور وہ مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہوسکے گا، اس موضوع پر مختلف احادیث وارد ہوئی ہیں ایک حدیث درج ذیل ہیں:

نبی اکرم نورِ مجسم شاہِ بنی آدم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: لَايَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ الدَّجّالِ، لَها يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوابٍ، عَلَى كُلِّ بابٍ مَلَكانِ. ترجمہ: مدینہ منورہ میں دجال کا رعب داخل نہ ہوسکے گا، مدینہ کے سات دروازے ہیں، ہر دروازے پر دو فرشتے مقرر ہیں۔[1]

مکہ افضل یا مدینہ

امام اہل سنت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا: حضور سرورِ کائنات (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کا مزار اقدس بلکہ مدینہ طیبہ عرش و کرسی و کعبہ شریف سے افضل ہے یا نہیں؟

جواب میں آپ نے ارشاد فرمایا: تُربت اطہر یعنی وہ زمین کہ جسم انور سے متصل ہے کعبہ معظمہ بلکہ عرش سے بھی افضل ہے، صرح بہ ابن عقیل الحنبلی وتلقاہ العلماء بالقبول (اس پر ابن عقیل حنبلی نے تصریح کی اور تمام علماء نے اسے قبول کیا) باقی مزار شریف

1 … صحیح بخاری، ج:3، ص:22، رقم الحدیث:1879، فضائل المدنیۃ، باب لا یدخل الدجال المدینۃ

www.dawateislami.net

کا بالائی حصہ اس میں داخل نہیں، کعبہ معظمہ مدینہ طیبہ سے افضل ہے، ہاں اس میں اختلاف ہے کہ مدینہ طیبہ سوائے موضع تربتِ اطہر اور مکہ معظمہ سوائے کعبہ مکرمہ ان دونوں میں کون افضل ہے، اکثر جانبِ ثانی ہیں، اور اپنا مسلک اول، اور یہی مذہب فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ ہے۔ طبرانی کی حدیث میں تصریح ہے کہ المدینۃ افضل من مکۃ. مدینہ علٰی صاحبہا الصلوۃ والسلام مکہ سے افضل ہے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔[1]

شارِح بخاری مفتی شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ "نزھۃ القاری" میں لکھتے ہیں کہ (اے مکہ تو مجھے سارے شہروں سے زیادہ محبوب ہے اگر تیری قوم مجھے نہ نکالتی تو میں نہ نکلتا) یہ ارشاد ہجرت کے وقت کا ہے، اس وقت تک مدینہ طیّبہ حضور اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے مشرّف نہیں ہوا تھا، اس وقت تک مکہ پوری سر زمین سے افضل تھا، مگر جب حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مدینہ طیّبہ تشریف لائے تو یہ شرف اسے حاصل ہو گیا۔ حضرت عمر اور ابن عمر اور بہت سے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین اور امام مالک اور اکثر اہل مدینہ کا، متاخرین میں علامہ سمہودی، علامہ سیوطی، علامہ احمد خطیب قسطلانی اور حضرت شیخ عبدالحق دہلوی کا مذہب یہ ہے کہ مدینہ طیبہ مکہ معظمہ سے افضل ہے اور مسجد نبوی مسجد حرام سے۔[2]

حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ "مراٰۃُ المناجیح" میں لکھتے ہیں: جَمہور عُلَما (یعنی اکثر علما) کے نزدیک مکہ معظمہ شہر مدینہ منورہ سے افضل اور حُضُور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو زیادہ پیارا ہے، ان کی دلیل یہ حدیث ہے۔ امامِ مالِک کے ہاں مدینہ منوَّرہ مکہ مکرَّمہ سے افضل

---

1 … فتاوی رضویہ، ج:10، ص:777

2 … نزھۃ القاری، ج:3، ص:518

www.dawateislami.net

ہے۔ وہ اس حدیث کے متعلّق فرماتے ہیں کہ اس میں پہلی حالت کا ذکر ہے، پھر حُضُور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو مدینہ منوّرہ زیادہ پیارا ہو گیا۔ فتویٰ یہی ہے کہ مکّہ معظمہ مدینہ منورہ سے افضل ہے مگر عشاق کی نگاہ میں مدینہ منوّرہ افضل ہے کیوں کہ وہ محبوب کی آرام گاہ ہے۔(1)

عاشق مدینہ امیر اہل سنت علامہ محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ اپنے نعتیہ دیوان وسائل بخشش میں فرماتے ہیں:

عرشِ عُلیٰ سے اعلیٰ میٹھے نبی کا روضہ ہے ہر مکاں سے بالا میٹھے نبی کا روضہ
مکّے سے اِس لیے بھی افضل ہوا مدینہ حصّے میں اِس کے آیا میٹھے نبی کا روضہ
کعبے کی عظمتوں کا مُنکِر نہیں ہوں لیکن کعبے کا بھی ہے کعبہ میٹھے نبی کا روضہ

مدینہ منورہ کے افضل ہونے پر پانچ دلائل

☆ **دلیلِ اول:** بخاری اور مسلم میں حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مدینہ طیبہ کے لیے یہ دعا فرمائی۔ اے اللہ مدینے میں مکہ کی دگنی برکت عطا فرما۔

☆ **دلیلِ دوم:** بخاری ہی میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دعا کی: اے اللہ! مدینے کو ہمیں مکے کی مثل محبوب بنادے، یا اس سے بھی زیادہ۔ اور یہ متفق علیہ ہے کہ حضور اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی یہ دعا ضرور قبول ہوئی۔ تو پہلی والی حدیث سے ثابت ہو گیا کہ مدینہ طیبہ میں مکہ معظمہ کی بہ نسبت دگنی دنیوی و دینی برکت ہے۔ اس لیے کہ تخصیص بلا مخصص جائز نہیں۔ لہٰذا

---

1 ... مرآۃ المناجیح، ج:4، ص:204

"البرکۃ" اپنے عموم پر رہے گی، جو دینی اور دنیوی دونوں کو عام ہے، اور دینی برکتوں کا مکہ معظمہ سے دونی ہونا مستلزم ہے افضلیت کو۔ یونہی دوسری حدیث سے ثابت کہ مدینہ طیبہ کی محبت محبوب خدا نے مکہ معظمہ سے زیادہ مانگی، جو ضرور ملی۔ اور محبوب خدا کی محبت دلیل افضلیت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مکہ معظمہ کی فتح کے بعد بھی وہاں سکونت نہیں اختیار فرمائی۔ فتح مکہ کے بعد جب حالات قابل اطمینان ہو گئے، تو فوراً مراجعت فرمائی۔ مدینہ طیبہ سے محبت کا عالم یہ تھا کہ جب سفر سے واپس ہوتے اور مدینہ طیبہ کے قریب ہوتے تو مدینے کی محبت میں سواری کو تیز کر دیتے اور "ھذہ طابَۃ" فرماتے۔

☆**دلیلِ سوم:** امام مسلم نے حضرت سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کہ میں مدینے کے دونوں سنگستانوں (شرقی، غربی) کے درمیان درخت کاٹنے، جانور مارنے کو حرام کرتا ہوں۔ مدینہ طیبہ ان کے لیے بہتر ہے اگر یہ لوگ جانتے۔ یہ حدیث مدینے کی افضلیت پر نصِ صریح ہے۔ اس لیے کہ خیر کا مفضل علیہ مذکور نہیں جس سے عموم مستفاد ہوتا ہے، اور اس کے عموم میں مکہ معظمہ بھی داخل ہے۔

☆**دلیلِ چہارم:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: دین مدینے کی طرف سمٹ آئے گا جیسے سانپ اپنی بل میں سمٹ آتا ہے۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جیسے اللہ عزوجل نے مدینہ طیبہ کو یہ شرف عطا فرمایا کہ دین وہیں سے دنیا میں پھیلا ہے۔ اسی طرح اخیر زمانے میں بھی اللہ عزوجل مدینہ طیبہ ہی کو یہ شرف عطا فرمائے گا کہ دین کا مرجع وماویٰ ہو گا۔ سارے ثواب واکرام اور اعزاز دینی، دین ہی پر موقوف ہیں۔ جب دین نہ ہو گا تو کیسا ثواب اور کیسا اعزاز واکرام۔ تو جو

www.dawateislami.net

مبارک شہر دین کا منبع بھی ہو، ماویٰ بھی ہو، وہ ضرور دوسرے تمام شہروں سے افضل ہو گا۔

☆ **دلیلِ پنجم :** اللہ عزوجل نے اپنے حبیب اعظم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ابدی قیام گاہ کے لیے مدینہ طیبہ کو پسند فرمایا۔ اور ہر محب اپنے محبوب کو اپنی سب سے زیادہ پسندیدہ جگہ رکھنا پسند کرتا ہے، تو لازم ہے کہ مدینہ طیبہ پورے عالم بالا و پست سے زیادہ اللہ عزوجل کو پسند ہو، حتی کہ مکہ معظمہ سے بھی اور اللہ عزوجل کا کسی چیز کو سب سے زیادہ پسند کرنا یقیناً اس کی افضلیت کی دلیل ہے۔ تو ثابت ہوا کہ مدینہ طیبہ مکہ معظمہ سے بھی زیادہ افضل ہے۔[1]

قبرِ اقدس کی زیارت

ہر عاشقِ رسول کے دل میں یہ تمنا اور خواہش ہوتی ہے کہ مجھے اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی قبرِ انور کی زیارت کا موقع ملے۔ ایک عاشقِ مصطفی کے لیے اس سے بڑی بات کیا ہو گی کہ اپنے آقا کی بارگاہ میں حاضر ہو، یقیناً یہ بہت بڑی سعادت ہے۔

حضورِ اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے روضۂ مقدسہ کی زیارت سنت مؤکدہ قریب بواجب ہے۔ ایک عاشق کے دل میں روضۂ انور کی زیارت کی تڑپ کیوں نہ ہو جب خود اللہ پاک نے محبوب کی بارگاہ میں حاضر ہونے کا حکم ارشاد فرمایا ہے چنانچہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا. ترجمہ کنز الایمان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔[2]

1 … نزھۃ القاری شرح صحیح البخاری، ج:3، ص:519

2 … پارہ 05، النساء، آیت نمبر 64

www.dawateislami.net

مذکورہ آیت کریمہ کے علاوہ کئی احادیث میں روضۂ پاک کی زیارت کے فضائل بیان کیے گئے ہیں، چند احادیث مختلف الفاظ کے ساتھ درج ذیل ہیں:

فرامینِ مصطفیٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

❁ مَن زارَ قبْرِی وجبَتْ لَہُ شَفاعَتِی. ترجمہ: جس نے میری قبر کی زیارت کی اس پر میری شفاعت واجب ہے۔[1]

❁ من حج البیتَ ولم یزرنی فقد جفانی. ترجمہ: جس نے بیت اللہ کا حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ سے جفا کی۔[2]

❁ من زارنی بعد موتی فکأنما زارنی فی حیاتی، ومن مات بإحدی الحرمین بعث من الآمنین یوم القیامۃ. ترجمہ: جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی، اس نے گویا میری حیات میں میری زیارت کی، اور جو حرمین شریفین میں سے ایک میں مرا، وہ قیامت کے دن امن والوں کی جماعت میں اٹھایا جائے گا۔[3]

❁ من زارنی متعمدا کان فی جواری یوم القیامۃ. ترجمہ: جس نے قصداً میری زیارت کی وہ قیامت کے دن میرے پڑوس میں ہو گا۔[4]

❁ مَن زارَنِی إلی المَدِینَۃِ مُحتَسِبًا کُنتُ لَہُ شَفِیعًا وشَھِیدًا یَوْمَ القِیامَۃِ. ترجمہ: جس نے ثواب کے لیے مدینہ آکر میری زیارت کی، میں قیامت کے دن اس کے لیے گواہ

---

1 ... دار قطنی، ج:3، ص:334، رقم الحدیث:2695، کتاب الحج، باب المواقیت
2 ... کنز العمال، ج:5، ص:135، رقم الحدیث:12369، حرف الجیم
3 ... کنز العمال، ج:5، ص:135، رقم الحدیث:12372، حرف الجیم
4 ... کنز العمال، ج:5، ص:135، رقم الحدیث:12373، حرف الجیم

www.dawateislami.net

اور شفیع ہوں گا۔[1]

جنت البقیع

تاریخ مدینہ میں ہے: ام قیس صحابیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ہم بقیع شریف میں حاضر ہوئے رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: یاأُمَّ قَیْسٍ، یُبْعَثُ مِنْ ھٰذِہِ الْقُبُوْرِ سَبْعُوْنَ أَلْفًا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ بِغَیْرِ حِسابٍ، کَأَنَّ وُجُوھَھُمُ الْقَمَرُ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ۔ اے اُمِّ قیس! ان قبروں سے ۷۰ ہزار لوگ ایسے اٹھائے جائیں گے، جو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ گویا ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے۔[2]

شیخ محقق شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حدیث میں ہے: دو مقبرے ایسے ہیں جن کی روشنی آسمان پر ایسی ہے جیسی زمین پر چاند سورج کی۔ ایک تو مقبرہ بقیع شریف ہے اور دوسرا مقبرہ عسقلان۔[3]

جنت البقیع کی برکات

دنیا کا کوئی بھی قبرستان ہو وہاں جانے میں وحشت ہوتی ہے، خوف آتا ہے مگر جنت البقیع دنیا کا واحد ایسا قبرستان ہے جہاں مرنے کو جی چاہتا ہے۔ اس قبرستان کی خوش قسمتی کہ نبی پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے عین قدموں میں واقع ہے۔ اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ تمام صحابہ جنتی ہیں ان سے جنت کا وعدہ خود قرآن پاک میں اللہ رب العزت نے فرمایا، اب

---

1 ... سنن صغیر للبیہقی، ج:2، ص:211، رقم الحدیث:1771، کتاب المناسک، باب اتیان المدینۃ

2 ... تاریخ مدینہ لابن شبہ، ج:1، ص:91

3 ... جذب القلوب، ص:222

www.dawateislami.net

ظاہر سی بات ہے جنتی کی قبر بھی جنت کا باغ ہوگی، جس قبرستان میں دس ہزار سے زیادہ صحابہ کرام پھر اولیائے امت کثیر تعداد میں مدفون ہوں، اس قبرستان کے فیوض وبرکات کا کیا عالم ہوگا، اس کا ظاہری اور باطنی فیضان کس عروج پر ہوگا۔

رکن شوریٰ مولانا عبد الحبیب عطاری حفظہ اللہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میری جنت البقیع کے ایک گورکن (قبر کھودنے والے) سے ملاقات ہوئی، میں نے ان سے جنت البقیع کے متعلق گفتگو کی، ان اسلامی بھائی کا کہنا تھا کہ عبد الحبیب بھائی! میں کئی سال سے یہاں قبر کھود رہا ہوں، آج تک کوئی ایک بھی کیڑا مکوڑا نہیں دیکھا (حالانکہ ہر بندہ جانتا ہے کہ کوئی بھی قبرستان ہو وہاں بکثرت کیڑے مکوڑے اور نہ جانے کیسے کیسے جانور موجود ہوتے ہیں) یہ تو ظاہری برکت ہے، اندر کیسا فیضان جاری ہوگا، اللہ اور اس کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہی جانیں۔ مزید ان کا کہنا تھا کہ عبد الحبیب بھائی! میرے کپڑوں سے خوشبو آرہی ہے؟ میں نے کہا: ہاں! بڑی اچھی خوشبو آرہی ہے کون سی خوشبو لگائی ہے؟ اس گورکن نے بتایا: واللہ میں نے کوئی خوشبو نہیں لگائی، یہ خوشبو جنت البقیع کی ہے۔ یہ بھی بتایا کہ قبر کھودتے وقت بعض اوقات ایسی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا محسوس ہوتی ہے کہ میں قبر ہی میں کچھ دیر سو جاتا ہوں۔

پیارے اسلامی بھائیو! ذرا غور کریں کبھی سنا ہے کہ گورکن قبر کھودتے وقت قبر ہی میں سو جائے، جنت البقیع وہ مبارک قبرستان ہے جس کو نبی اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا خصوصی فیضان حاصل ہے۔ اسی لیے قبلہ امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ بھی جنت البقیع میں دفن ہونے کی دعا مانگتے رہتے ہیں۔ چنانچہ عرض کرتے ہیں:

www.dawateislami.net

بقیعِ پاک میں عطّاؔر دَفن ہو جائے برائے غوث و رضا از پئے ضِیا یارب

مجھ کو بقیعِ پاک میں مدفن نصیب ہو غوثُ الورٰیٰ کا واسِطہ یاربِّ مصطفٰے

مدینہ منورہ میں قیام کے آداب

☆ **مدینہ منورہ** میں حاضری کے وقت خالص زیارت اقدس کی نیت ہو، حتّٰی کہ علما فرماتے ہیں: مسجد نبوی کی بھی نیت نہ ہو، بلکہ خالص زیارت کی نیت ہو ☆ **حتی الامکان تمام** نمازیں مسجدِ نبوی میں ادا کریں ☆ **نمازِ تہجد** پابندی سے مسجد نبوی میں ادا کریں اور اس کے بعد اللہ پاک کی بارگاہ میں مناجات کریں ☆**لوگ کسی** بھی کام میں مبتلا ہوں، کسی پر اعتراض نہ کریں۔ مدینہ منورہ کی کسی بھی چیز کو برا بھلا نہ کہیں ☆ **مدینہ منورہ** میں جتنے دن قیام رہے جتنا ہو سکے کم کھائیں اور کم بولیں، اگر اس پر استقامت ملی، تو ان شاءاللہ اس کی برکت سے جب تک مدینہ منورہ میں رہیں گے خشوع و خضوع بر قرار رہے گا ☆ **بازاروں** اور ہوٹل میں وقت دینے کے بجائے مسجد نبوی میں وقت گزاریں ☆ **روزانہ رات میں** یا کسی بھی وقت سیّدُ الشہداء اور شہدائے اُحد کی بارگاہ میں حاضری دیں ☆ **روزانہ مسجدِ قبا میں** حاضر ہو کر دو رکعت نماز ضرور ادا کریں کہ عمرے کا ثواب حاصل ہوگا ☆ **مدینہ منورہ** سراپا برکت اور انوار و تجلیات کا مرکز ہے، ہاں خاص طور پر نبی اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے منسوب مقامات، صحابہ کرام کے مزارات اور مقامات مقدسہ کی حاضری کا شرف حاصل کریں۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جان لو! مساجد، کنویں اور دیگر آثار جو نبی اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی طرف منسوب ہیں، ان کی زیارت کرنا مستحب ہے، چاہے انہیں جانتا ہو نہ جانتا ہو، (یعنی ان آثار و زیارات کی تفصیلات سے واقف ہو یا نہ ہو) اس کی تصریح علمائے احناف،

شوافع اور مالکیہ کی ایک جماعت نے کی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اُن مقامات کو تلاش کرتے جہاں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے نماز ادا فرمائی، نزولِ اجلال فرمایا اور جہاں سے گزر ہوا۔[1]

شفا شریف میں ہے: ومِن إعْظامِه وإکْبارِه إعْظامُ جَمِيعِ أسْبابِه وإكْرامُ مَشاهِدِه وأمْكِنَتِه من مَكَّة والمَدِينَة ومَعاهِدِه وما لَمَسَه صلَّى الله عليه واٰلہ وسلَّم أو عُرِف بِه. نبی اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی عظمت واحترام میں سے یہ بھی ہے کہ جو چیز آپ سے منسوب ہو، اس کی عزت کی جائے، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی محافل مقدسہ، مقامات معظمہ، مکانات منسوبہ اور ہر وہ چیز جس کو آپ نے کبھی چھوا ہو، یا جو آپ کے ساتھ مشہور ہو گئی ہو، ان سب کی تعظیم و تکریم کی جائے۔[2]

- جب بھی مسجد نبوی میں حاضری ہو کوشش کریں گنبدِ خضریٰ شریف کو پیٹھ نہ ہو۔ علامہ یوسف شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مدینہ منورہ میں مسجد کی اندر یا باہر جب بھی گنبد خضریٰ کی زیارت ہو اسی وقت کچھ دیر رک کر نبی اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم پر درود سلام پیش کرے۔[3]
- خاص طور پر واٹس اپ (Whatsapp)، فیس بک (Facebook)، ٹویٹر (Twitter)، انسٹاگرام (Instagram)، یوٹیوب (You Tube) ان تمام سوشل میڈیا

---

1 … مجموعہ رسائل ملا علی قاری، ج:2، ص:219

2 … الشفا بتعریف حقوق المصطفی، ج:2، ص:56، مطبوعہ دار الفکر

3 … سبل الھدی والرشاد، ج:12، ص:44

www.dawateislami.net

اکاؤنٹس سے اپنے آپ کو بچائیں ورنہ یقین جانیں بعد میں افسوس ہو گا کہ کاش میں اپنا وقت فضول کاموں میں برباد نہ کرتا۔ وہاں کا ایک ایک لمحہ قیمتی ہے، ایک لمحہ بھی ضائع نہ ہونے پائے، پھر اس کا بھی امکان ہے کہ کہیں ان چیزوں کے استعمال کے دوران گناہوں میں نہ پڑ جائیں۔ امیر اہل سنت فرماتے ہیں:

وہاں اک سانس مل جائے یہی ہے زِیست کا حاصل
وہ قسمت کا دھنی ہے جو گیا دم بھر مدینے میں

- بعض لوگوں کو دیکھا کہ مسجد نبوی میں گنبد خضریٰ کی طرف پیٹھ کرکے سیلفی لینے، ویڈیوز بنانے اور کال پر بات کرنے میں مصروف رہتے ہیں، آپ کوشش کریں کہ جب جانا نصیب ہو، ان تمام چیزوں سے بچیں۔
- صبح شام دُرود و سلام بکثرت پڑھتے رہیں، زہے نصیب مسجد نبوی میں بعد عصر گنبد خضریٰ کی جانب رخ کرکے دلائل الخیرات شریف مکمل پڑھیں، ورنہ ایک حزب ضرور پڑھیں۔
- عمرہ کے لیے عام طور پر مدینہ منورہ کی حاضری سات دنوں کے لیے ہوتی، کبھی اس سے زیادہ دنوں کی حاضری کی صورت بنتی ہے، تو کوشش کریں مدینہ منورہ میں ایک مرتبہ صاحب قرآن نبیِ دو جہان صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں بیٹھ کر پورا قرآن ختم کرنے کی سعادت حاصل ہو۔
- نبی اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حضور اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرت پر مشتمل ایک مختلف اور مختصر کتاب کا مطالعہ کریں! وہ لطف و سرور حاصل ہو گا کہ زندگی

بھر یاد رکھیں گے۔ شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر ہو سکے تو ان کتابوں کا مطالعہ کرے کہ جن میں فضائل و سیرتِ سیدِ کائنات صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بیان ہوئے ہوں (اس کو) تلاوت کے ساتھ شامل کرلے، یا جو شخص پڑھ رہا ہے اس کو سنے تاکہ نبی اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اوصاف اور آپ کے فضائل، شوق کو ابھاریں اور حضور اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر صلوٰۃ و سلام کی خواہش قوی تر اور تازہ ہو جائے۔[1] مثلاً مکتبۃ المدینہ کا رسالہ **"آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیاری سیرت"**، **"سیرتِ مصطفےٰ جانِ رحمت"** کا مطالعہ کریں۔

- مدینہ منورہ میں ہر کسی سے حسن اخلاق سے پیش آئیں ممکن ہے کہ بعض لوگ نامناسب انداز میں پیش آئیں، تلخ کلامی کریں، آپ پر اعتراضات کریں مگر آپ نے بہر صورت حسنِ اخلاق سے ہی پیش آنا ہے۔
- یہ بھی ضروری ہے کہ مدینہ شریف کے رہنے والوں کو ادب و تعظیم کی نظر سے دیکھے، اور ان کے ساتھ بحث و مباحثہ نہ کرے، اور رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اتباع میں اہل مدینہ کی غلطیاں اللہ کے سپرد کر دے، ہر مدنی آدمی کا اس کے حسب حال احترام کرے کیوں کہ ان کی تعظیم صرف آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قرب کی وجہ سے ہے۔ کمی کوتاہی پڑوس کی حرمت سے خارج نہیں کرتی۔

ناگواری کا اظہار

ایک مرتبہ ایک شخص نے مسجد نبوی میں اپنا کارپیٹ بچھایا تھا، اس پر کسی غریب شخص نے پاؤں رکھا، تو کارپیٹ بچھانے والے نے کہا: اے! چل ہٹ، میرا کارپیٹ گندا

---

[1] ... جذب القلوب، ص:255

کر دیا۔ اس شخص کو رات میں نبی اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت ہوئی، حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ناراضگی کا اظہار فرمایا اور ارشاد فرمایا: جس کارپیٹ پر میرے عاشق کا قدم رکھنا گوارہ نہیں ہے، اس کو یہاں بچھانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اپنا کارپیٹ اٹھالے۔

- مدینہ منورہ کی ہر ہر چیز کا ادب کرے کہ یہ وہی شہر مبارک ہے جس کو نبی اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارک قدموں کو بوسہ دینے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔

قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے محمد بن عمر بن مبارک شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جس سرزمین کی مٹی کو حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جسم اقدس کے ساتھ لگنے کا شرف حاصل ہوا ہے، لازم ہے کہ ان میدانوں کی بھی تعظیم کی جائے اور اس کی ہواؤں کو سونگھا جائے اور اس کے دَر و دیوار کو بوسہ دیا جائے۔[1]

- مدینہ منورہ میں کوئی سامان وغیرہ خریدنے جائیں اور سامان مہنگا مل رہا ہو تو اب اعتراضات نہ کریں کہ ہمارے ملک میں تو سستا ہے اور یہاں مہنگا، مناسب لگے تو لے لیں، ورنہ چھوڑ دیں۔

زیادہ کھانا خشوع میں رکاوٹ کا سبب

اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں خشوع و خضوع حاصل ہو تو آپ پر لازم ہے کہ آپ بھوک سے کم کھائیں۔ کیوں کہ پیٹ بھر کر کھانا عمومی طور پر خشوع و خضوع سے مانع ہوتا ہے۔ پھر رقت بھی نہیں آتی۔ لہٰذا کم کھائیں ہو سکے تو زیادہ روزہ رکھیں۔ روزہ میں بندہ کی کیفیت اللہ رب العزت کی طرف رجوع کرنے، توبہ استغفار کرنے والی ہوتی

1 ... حدائق الأنوار ومطالع الأسرار في سيرة النبي المختار، ص:86

ہے۔ بھوک کے فوائد بیان کرتے ہوئے علامہ عبد الباسط دمشقی شافعی لکھتے ہیں: خواہشات نفسانیہ کا ختم ہونا، زیادہ بیدار رہنا (نیند کم آنا)، دل کا پاک و صاف ہونا، عبادت پر قوت حاصل ہونا۔ [1]

اسی طرح ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کم کھانے سے بصیرت میں اضافہ ہوتا ہے۔ زیادہ کھانا دل کو اندھا کر دیتا ہے۔ کم کھانے سے رقتِ قلب، مناجات کی حلاوت، اور عاجزی و انکساری نصیب ہوتی ہے۔ [2]

سفر مدینہ کے آداب

- سفر مدینے پر جانے سے پہلے دوست و احباب سے معافی تلافی کر لیں۔ کسی کا حق بنتا ہو تو حق ادا کر دیں۔
- دنیا کے تمام خیالات کو اپنے دل سے نکال کر فقط رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی طرف متوجہ ہو جائیں۔

یا رب! سوئے مدینہ مستانہ بن کے جاؤں
دنیا کی ہر ادا سے دیوانہ بن کے جاؤں

امام محمد غزالی شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مَن قَصَدَ زِيَارَةَ الْمَدِينَةِ فَلْيُصَلِّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فِي طَرِيقِهِ كَثِيرًا. ترجمہ: جس نے مدینہ منورہ کا قصد کیا، وہ راستے میں کثرت سے رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر درود شریف پڑھے۔ [3]

1 ... العقد التلید، ص:346
2 ... مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، ج:8، ص:3251
3 ... احیاء العلوم، ج:1، ص:258، کتاب اسرار الحج، الباب الثانی فی ترتیب الاعمال

علامہ نور بخش توکلی رحمۃ اللہ علیہ (م:۱۳٦۷ھ) فرماتے ہیں: مدینہ منورہ کے راستے میں درود و سلام کی کثرت رکھیں۔

- راستے میں مساجد اور آثار شریفہ جو رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے منسوب ہیں، ان کی زیارت کریں اور ان میں نماز پڑھیں۔
- جب مدینہ منورہ کے مکانات نظر آنے لگیں، تو با ادب پیدل ہو جائیں اور دُرود و سلام بھیجیں اور شہر میں داخل ہونے سے پہلے یا داخل ہو کر غسل کریں اور لباس تبدیل کرکے خوشبو لگائیں۔[1] فضول اور ناجائز چیزوں کو دیکھنے سے بچیں۔ ہاں اچھی نیتوں سے مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کے پہاڑوں و ریگستانوں کو دیکھیں کہ ان پر حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نظر پڑی ہوگی۔ شاعر نے کہا؛

آ! روح کی ہر تہہ میں سمولوں تجھ کو　　　اے ہوا تو نے تو سرکار کو دیکھا ہوگا

- امیر اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں: حتی الامکان سفر مدینہ اور مدینہ منورہ میں فضول گفتگو سے بچیں، بعض لوگ باتیں کر رہے ہوتے ہیں کہ مثلاً آج گرمی بہت ہے، یہ کہنے سے گرمی کم تو ہونی نہیں ہے۔ اگر آپ خاموشی اختیار کرنے میں کامیاب ہوں گے تو ان شاءاللہ آپ کو خشوع و خضوع حاصل ہوگا۔ مزید فرماتے ہیں: ایک مرتبہ جب میں مدینہ منورہ سے آیا تھا مجھ سے کسی نے پوچھا کہ وہاں گرمی کیسی ہے، میں نے اس کو شعر سنا دیا:

عجب رنگ پر ہے بہارِ مدینہ　　　کہ سب جنتیں ہیں نثارِ مدینہ

---

1 ...سیرت رسول عربی، ص:699

www.dawateislami.net

امیر اہل سنت اپنے نعتیہ دیوان وسائل بخشش میں فرماتے ہیں:

چھاؤں تو ہر جگہ کی ٹھنڈی پر دُھوپ بھی واہ وا مدینے کی
دِن ہے کیسا مُنوَّر و روشن رات رَونق فَزا مدینے کی
کَیف آوَر ہے موسِمِ سَرما گرمیاں مرحبا مدینے کی

- مدینہ منورہ کے سفر میں ممکن ہو تو نیا لباس وہ بھی سفید پہن لیں جیسا کہ عید اور جمعہ کے دن پہنتے ہیں، عطر اور سرمہ لگا لیں۔ ملا علی قاری حنفی رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں: سفر کے لیے پیر یا جمعرات کا دن اختیار کرے، سفر کا ارادہ کرتے وقت صدقہ خیرات کرے، اپنے دوستوں کو الوادع کرے، اور کہے: اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وأمانَتَكَ و آخِرَ عَمَلِكَ.[1]
- زائر کے لیے مسنون ہے کہ وہ داخلہ سے پہلے خوشبو لگائے، یعنی بد بو دور کرنے کے بعد، اور ایسے ہی بغلوں کے بال اور موئے زیر ناف اور ناخن اتروانے اور ہر وہ کام جو حرم مکہ میں داخل ہوتے وقت کرنا مسنون ہے یہاں بھی سنت ہے۔[2]
- مدینہ منورہ میں داخل ہوتے وقت حضورِ قلب کے ساتھ داخل ہوں، عظمت مدینہ منورہ کو دل میں حاضر رکھے۔

1 ... مجموعہ رسائل ملا علی، ج:2، ص:218

2 ... ایضاً، ص:227

www.dawateislami.net

واہ! کیابات ہے مدینے کی

شاہ تم نے مدینہ اپنایا، واہ! کیا بات ہے مدینے کی
اپنا روضہ اِسی میں بنوایا، واہ! کیا بات ہے مدینے کی
مجرِموں کو بھی طیبہ بلوایا، واہ! کیا بات ہے مدینے کی
راستہ مغفِرت کا دکھلایا، واہ! کیا بات ہے مدینے کی
ہر طرف رحمتوں کا ہے سایہ، واہ! کیا بات ہے مدینے کی
خوب رُتبہ عظیم ہے پایا، واہ! کیا بات ہے مدینے کی
اللہ اللہ گنبدِ خَضرا، اور محراب و منبرِ آقا
حُسن میں چاند اُن سے شرمایا، واہ!کیا بات ہے مدینے کی
خوب دنیا کے ہیں حسیں باغات اور پھولوں کے حُسن کی کیا بات
دل کو پر دشتِ طیبہ ہی بھایا، واہ!کیا بات ہے مدینے کی
باغِ طیبہ کا حُسن کیا کہنا،جامۂ نُور جیسے ہو پہنا
حُسن سارا یہیں سِمٹ آیا، واہ! کیا بات ہے مدینے کی
خوب صورت وہاں کے سب کُہسار اور ہیں دھول کے حسیں اَنبار
وادیوں پر بھی نور کا سایہ، واہ!کیا بات ہے مدینے کی
جس نے حُسنِ عقیدت اپنائی،اس نے امراض سے شِفا پائی
جاکے جو خاکِ طیبہ مَل آیا، واہ!کیا بات ہے مدینے کی

زائرِ روضہ کو شَفاعت کی، یانبی آپ نے بِشارت دی
بامقدّر ہے در پہ جو آیا، واہ!کیا بات ہے مدینے کی
کب تلک دربدر پھرے آقا! اپنے کُوچے میں موت دے آقا!
یہ گدا در پہ عَرض ہے لایا! واہ!کیا بات ہے مدینے کی
ہرطرف بھینی بھینی ہے خوشبو، سوز ہی سوز ہرجگہ ہر سُو
فرش تاعرش نُور ہے چھایا، واہ!کیا بات ہے مدینے کی
اپنے عطّارؔ کو شہِ عالَم، دے دو اپنی محبت اپنا غم
کوئی دنیا کا دو نہ سرمایہ، واہ!کیا بات ہے مدینے کی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نَمازی بننے کے لیے

ہر جُمعرات بعد نَمازِ مغرِب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کے لیے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سُنّتیں سیکھنے سکھانے کے لیے عاشِقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ کم از کم تین دن مَدَنی قافِلے میں سَفَر کیجئے ❁ روزانہ اپنے اَعمال کا جائزہ لے کر "**نیک اَعمال**" کا رِسالہ پُر کر کے ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے شعبۂ اِصلاحِ اَعمال کے ذِمّے دار کو جَمْع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مَقْصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"

اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم۔ اپنی اِصلاح کے لیے رسالہ: نیک اَعمال کے مُطابِق عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے سُنّتیں سیکھنے سکھانے کے "**مَدَنی قافِلوں**" میں سَفَر کرنا ہے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم۔

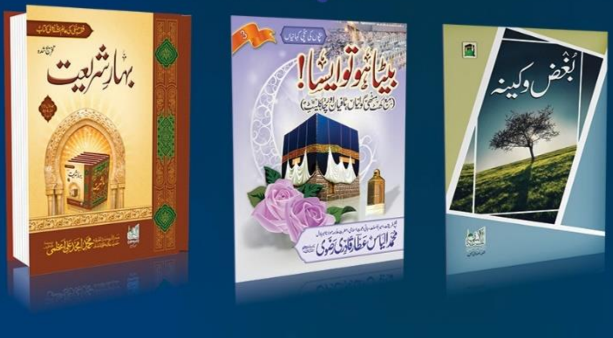

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net